ادبیات

اے مسلماں نوجواں

از جناب مولوی محمد عبدالرحمٰن خانصاحب صدر حیدرآباد اکاڈمی حیدرآباد دکن

ذیل میں فاضل گرامی جناب مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب کی ایک فارسی نظم شائع کی جاتی ہے جس میں مسلمانوں کی تاریخ کے ایک روشن پہلو کو نہایت خوبی سے نظم کیا ہے اور اور ساتھ ہی تاریخی واقعات پر مفید نوٹ لکھکر اس کی افادیت کو دوچند کردیا ہے یہ نظم کی نظم ہے اور تاریخ کی تاریخ۔ ضرورت ہے کہ مسلمان بچے اور بچیاں اس کو یاد کریں اور ساتھ ہی نوٹوں میں جو تاریخی واقعات آگئے ہیں ان کو سمجھکر پڑھیں اس سے یہ ہوگا کہ اپنے اجداد و اسلاف کے قابل تقلید کارناموں کا ایک مختصر سا خاکہ ہر وقت ان کے ذہن میں مستحضر رہیگا جو انشاء اللہ ان کی زندگی کو بنانے میں بڑا کارگر ثابت ہوگا۔ (برہان)

شیر میدانِ شجاعت اے مسلماں نوجواں — جز خدا از کس مترس و جز خدا کس را مخواں
در عبادت بر صراطِ مصطفےٰؐ شو گامزن — تابعِ احکامِ قرآں باش ہر جا ہر زماں
عزم و استقلال آموز از ابو بکرؓ عتیق — عدل و انصاف از عمر فاروقؓ یابی بے گماں
ہمچو عثمانؓ مال و زر در راہِ ایماں کن نثار — در فتوت مرتضےٰؓ را پیشوائے خویش داں
شان ایثارِ حسنؓ اعجاز ایقانِ حسینؓ — غور کن بر ہر دو در صفحات تاریخ جہاں
تا توانی حامی حق باش و از باطل ستیز — خیر محکم گیر و در حال ہیچ از شر عناں
بر صدائے دلکش اللہ اکبر گوش نہ — حاضر دربار یزداں باش بر صوتِ اذاں
جملہ ارکانِ مسلمانی ادا کن بے خطا — بارِ دیگر می شوی بر ملکِ دنیا حکمراں
در قفائے مصطفےٰؐ راہِ عمل کن اختیار — صاف گرداں زندگی بہرِ مفادِ دیگراں

ظلم و استبداد از روئے زمیں ناپید کن — ہمنوائے برق تاب و بر فلک طیارہ راں
مصحفِ صدق و صفا برگیر و دینِ حق نما — مردہ عالم را ز انوارِ حقیقت بخش جاں
در عمل خود کوش و قائم کن مثال عدل و خیر — بر دلِ مجروحِ عالم مرہم راحت رساں
ہمسرانت فاتحانِ ربع مسکوں بودہ اند — شد منور جملہ عالم از چراغِ علم شاں
خالدؓ و طارق قتیبہ ابن نافعؓ ابن عاصؓ — در قفائے گرد ایشاں مرکب خود را دواں
البیرونی، ابن ہیثم، ابن یونس، ابن رشد — طوسی و خوارزمی و تبانی و ابن سناں
ابن سینا، رازی و زہراوی و ابن الخطیب — جابر و بیطار و ابن زہر و ابن خلکاں
ابنِ خلدون، کندی و فارابی و ابنِ طفیل — ابن ماجد لیث بن کہلان و سہل ابن اباں
ہمچنیں نام اندر تاریخ ما بیش از شمار — تو ہم از علم و عمل شو ہمچو ایشاں کامراں
غزوہ ہائے غازیاں دورِ اول یاد کن — تیغ خالدؓ کرد خوں آلود یرمکؓ را چناں
بر دیارِ شام ہمچوں برق لامع او فتاد — قلعہ و شہر دمشقؓ افگند از نوک سناں
سعد وقاصؓ اندر ایراں قادسیہؓ فتح کرد — بر نہاوندؓ آخرش شد ختم خونیں امتحاں
تختِ کسریٰ تاجِ قیصر شد نگوں در چند سال — غالب آمد نورِ ایماں بر ضلالت برق ساں
عمرو ابنؓ عاصؓ بر اسکندریہ دست یافت — تابعش شد مصر از تائیدِ یزداں ناگہاں
رفتہ رفتہ فتح شد افریقیہ تا حدِ بحر — داد زینت دشت را عقبہؓ ز شہر قیرواں
ماوراءؓ النہر در پائے قتبہ اوفتاد — بر منبرؓ گر کرد قیصر را اسیر الپ سلاں
کوفہ و بصرہ ز تدبیر عمرؓ آباد گشت — خاک بغداد از بنی عباسؓ شد رشکِ جناں
یکہ تازانِ عرب در اندلسؓ رہ یافتند — در تن فرسودہ یورپ محرک شد رواں
قرطبہ، اشبیلیہ، غرناطہ و دیگر بلاد — منبع علم و تمدن گشت با اعزاز و شاں
ہمدریں مدت بمشرق شد درخشاں مہر علم — از شہ محمود غزنی فاتح ہندوستاں
در جنوبی ہند تغلق تخمہائے علم کاشت — ناموافق گرچہ بود آں وقت رفتارِ زماں

چوں صلیبی جنگجویاں بر یروشلم تاختند ۔ دولت بغداد بُد مجبور بے تاب و تواں
تنگ آمد زندگی بر مردم دارالسلام ۔ خدمت دیں کرد آخر ترک و کُرد و ترکماں
بر سپہر فتح و نصرت ہمچو مہر نیمروز ۔ یک بیک از غیب شد سلطاں صلاح الدیں عیاں
از ظہور بر سرِ میداں حطیں فتح یافت ۔ شد بلند اندر یروشلم باز اسلامی نشاں
نوک تیرش بے تکلف خود آہن را بسوخت ۔ ضرب گرزش صاعقہ بود از فراز آسماں
عاجز آمد قوت گرداں یورپ پیش او ۔ صلح جُستند و دویدند آخرش بے خانماں
نزد رود نیل از اقبال صالح نجم دیں ۔ قید شد لوئی نہم با لشکر و درباریاں
حملہ آور شد چو فوج کتبوغا بر ملک شام ۔ رکنِ دیں بیبرس بست از بہر پیکارش میاں
بر مقام عین جالوت آزمائش اوفتاد ۔ از نہیبش پارہ پارہ گشت فوج ایلخاں
نزد حمص آخر اباقا لشکر دیگر کشید ۔ گوشمالی یافت از دست قلاوُں ہمچناں
بعد ازیں شد ختم دہشت آفرینی تتار ۔ فتحمند آمد تمدن بر جہالت بے گماں
کوششِ تبلیغ دینِ عیسوی ناکام گشت ۔ داخل اسلام شد غازان و جملہ خانداں
ما بقی فوجِ صلیبی ہم شد از بیبرس زیر ۔ نقش دیوار صفد ہست آں ہم تا ایں زماں
بر فراز چار دل ثبت است بر پل یادگار ۔ نظم عنتر ہست بر تنظیم عہدش مدح خواں
قلعہ بندان صلیبی را قلاوُں صاف کرد ۔ عکہ ہم از دست اشرف شد مسخر بعد ازاں
یک جزیرہ نزد ساحل با نصارا ماندہ بود ۔ شاہ ناصر فتح کرد ارواد را ہم ناگہاں
کفر از شام و فلسطیں دفع شد بر ایں نمط ۔ ختم شد بر اشرف و ناصر صلیبی داستاں
چوں سمرقند و بخارا مرکز اسلام گشت ۔ بخت یاری کرد با تیمور و شد صاحبقراں
یک جہاں تازہ پیدا شد ز حسن اتفاق ۔ وارث بائز تنظیم اولادِ عثماں اندراں
بر مرزِ شہ، وارنا، کوساوہ و نیکوپولس ۔ داد یورپ را سبق در فنِ شمشیر و سناں
سرب و بلغار و مجار و جملہ اقوام سلاو ۔ زیر فرمانش شد و افگند سر بر آستاں

از مراد و شاہ فاتح واز سلیمان و سلیم　　لرزہ بر اندام یورپ بود با آہ و فغاں
بربروسہ خیر دیں ترگت پیالے میر بحر　　ساحل افریقیہ را گشت ہر یک قہرماں
جلوہ گر شد بر پرو یزہ چو عثمانی ہلال　　ڈوج و پاپائے شہنشہ کرد ماتم سر زناں
شیر شاہ افغان و بابر اکبر و اورنگ زیب　　کرد در ہندوستاں تہذیب اسلامی رواں
بود در ہر بحر و بر سیر و سیاحت گاہ ما　　واقف اسرار دنیا بود ہر پیر و جواں
تا مسلماں بود بر راہ سعادت گامزن　　فتح و نصرت بود بارش امن و راحت در جہاں
آں مبارک عہد اکنوں ہم شود صورت پذیر　　اے مسلماں نوجواں برخیز از خواب گراں
دور حاضر ہست اندر انتظارت بیقرار　　چشم بکشا زود بنما خلق را راہ اماں
نعرۂ اللہ اکبر ہست از ہر سو بلند　　پُر عقیدت با ارادت آمیداں شادماں

در مصیبت صبر کن ہمچوں ضمیر حق پرست
مشکل آساں گردد و گیتی فضائے گلستاں

اشارات

۵۱. ۲۰ اگست ۶۳۶ء کو خالد بن ولیدؓ نے صرف ۲۵ ہزار عرب سپاہ سے وادی یرموک (دریائے جاردن کی معاون) میں تھیوڈورس برادر ہرقل قیصر روم کی ۵۰ ہزار بازنطینی فوج کو شکست فاش دی۔ تھیوڈورس کے ساتھ ہزاروں بازنطینی ارمنی وغیرہ مارے گئے اور اس ایک فتح سے عربوں کے لئے ملک شام کے دروازے کھل گئے۔

۵۲. خالدؓ نے ۵ فروری ۶۳۵ء کو مرج الصغر کی فتح کے بعد دمشق کا محاصرہ کیا ماہ ستمبر میں دمشق خالدؓ کا فرمانبردار ہوگیا۔

۵۳. سعد وقاصؓ نے صرف چھ ہزار کی فوج سے ساسانیوں کے سپہ سالار رستم ثانی کو بتاریخ یکم جون ۶۳۷ء قادسیہ پر (الحیرہ کے قریب) شکست فاش دی جس میں رستم مارا گیا اور تمام العراق دجلہ کے مشرق میں عربوں کے سامنے کھل گیا۔

۵۴. ۶۴۱ء میں نینوا کے قریب الموصل فتح ہوا اور عیاض ابن غنم نے جو غزوہ شمالی شام سے شروع کیا تھا اختتام کو پہنچا اسی سال ایران کی آخری لڑائی نہاوند پر جیتی گئی جس میں سعد وقاص کے ایک بھتیجے نے یزدگرد سوم بادشاہ

ساسانیاں کی بقیہ فوج کو منتشر کر ڈالا۔

۵۵ عمرو ابن العاصؓ کو عین شمس پر زبیرؓ ابن العوام کی مدد پہنچی تو کل فوج دس ہزار کے قریب ہو گئی مقوقس (Cyrus) ۶۳۱ء سے جبکہ ہرقل نے مصر پر قبضہ کیا اسکندریہ کا بطریق اور منجانب قیصر دیوانی نظم ونسق کا نمائندہ تھا۔ عمرو نے بازنطینی فوج کو جو ۲۰ ہزار تھی جولائی ۶۴۰ء میں شکست دی۔ تھیوڈورس سپہ سالار اسکندریہ بھاگ گیا اور مقوقس بابل (Babylon) کے قلعہ میں چھپ گیا۔ زبیرؓ نے ۶ر اپریل ۶۴۱ء کو سات ماہ کے محاصرہ کے بعد قلعہ بابل فتح کر لیا اور عمروؓ نے ۲۰ ہزار سپاہ کے ساتھ اسکندریہ پر چڑھائی کی جس کے اندر ۵۰ ہزار مسلح فوج تیار تھی۔ عمرو کے پاس جہاز اور قلعہ شکن سامان نہ تھے لیکن مقوقس نے ڈر کر ۸ر نومبر ۶۴۱ء کو عمرو سے صلح کر لی اور ستمبر ۶۴۲ء میں اسکندریہ کا تخلیہ کر دیا۔ ہرقل کے کمزور نوجوان لڑکے قسطنطین (Constans II) (۶۴۲ء - ۶۶۸ء) نے اس صلح کی توثیق کی اور اس طرح سارا مصر عربوں کے ہاتھ آیا

۵۶ عقبہ ابن نافع نے ۶۷۰ء میں ویران کارتھیج کے قریب شہر قیروان کا سنگ بنیاد رکھا اور بربر قوم کے خلاف شمالی افریقہ میں جنگ کی رفتار تیز کر دی رفتہ رفتہ سارا ملک فتح کر لیا یہاں تک کہ ان کا گھوڑا بحر اٹلانٹک کی موجوں پر جا کر رکا۔ عقبہ بالآخر ۶۸۳ء میں بمقام بسکرہ (حال علاقہ الجیریا) شہید ہوئے جہاں ان کے مزار پر اب بھی پھول چڑھائے جاتے ہیں۔

۵۷ قتیبہ ابنِ مسلم نے ۷۰۵ء میں تخارستان (جس کا پایہ تخت بلخ تھا) فتح کیا۔ ۷۰۶ء سے ۷۰۹ء تک جنگ کر کے بخارا (الصغد میں) لے لیا اور بعد کو (۷۱۱ء - ۷۱۲ء) سمرقند اور خوارزم پر قبضہ کیا۔ تین سال بعد فرغانہ بھی فتح ہوا اور اس طرح عرب ماوراء النہر کے مالک ہو گئے۔

۵۸ سلجوق سلطان طغرل کے بھتیجے الپ ارسلان نے ۱۰۶۵ء میں ارمنستان فتح کر کے ۱۰۷۱ء میں جھیل وان (Van) کے شمال میں ملاذ کرد (Manzi Kart.) پر بازنطینی کے شہنشاہ رومانس ڈیوجینز کی فوج کو بری طرح شکست دی اور خود شہنشاہ کو قید کر لیا۔

۵۹ بنی امیہ کے عہدِ خلافت میں موسیٰ ابن نصیر شمالی افریقہ کا گورنر تھا۔ اس نے طارق ابن زیاد کو سات ہزار آدمیوں کے ساتھ اسپین بھجوایا وہ ساحل کے اس پہاڑ پر پہنچے جو آجکل بھی جبل الطارق کہلاتا ہے بعد کو مزید پانچ ہزار فوج آگئی اور طارق نے بتاریخ ۱۹ر جولائی ۷۱۱ء بادشاہ روڈریک کو بحیرہ جنڈا کے قریب باربیٹ ندی کے دہانہ پر شکست دی۔ عرب اسپین میں جلد جلد بڑھتے گئے اور خطہ اندلس عرب کی نوآبادی بن گیا۔ مشرق میں بنی امیہ کے زوال پر

شہزادہ عبدالرحمٰن (صقر قریش) اندلس پہنچا اور وہاں اس نے ایک مستحکم عرب حکومت کی بنیاد ڈالی جو عبدالرحمٰن سوم کے زمانہ میں معراج کمال کو پہنچ گئی۔ عربوں نے اسپین کے کئی شہروں کو از سر نو آباد کیا۔ بڑی بڑی مسجدیں اور شاہی محل تیار کئے۔ فلاحت و زراعت صنعت و تجارت کو فروغ دیا علم و ہنر کی پرورش کی جس کی وجہ سے قرطبہ تمام دنیا میں مشہور ہو گیا، اس کی جامعہ بعد کو نصری خاندان کے عہد حکومت میں غرناطہ کی جامعہ سے تمام مغربی (اور نیز مشرقی) دنیا علم و حکمت سے مستفیض ہوئی۔ دراصل یہیں سے یورپ جدید کی تہذیب و تمدن کا آغاز ہوتا ہے۔

۱۰ سب سے پہلے عماد الدین زنگی اتابک حلب حرّان و موصل (۱۱۲۷ء سے ۱۱۴۶ء) نے ۱۱۴۴ء میں صلیبی حملہ آوروں سے الرہا چھین لیا۔ اس پر یورپ کے سربازوں نے دوسری صلیبی جنگ شروع کی لیکن اس سے کہیں بھی کچھ نہ ہو سکا۔ عماد الدین کے بعد اس کا بیٹا نور الدین محمود زنگی ممالک شام کا حکمراں ہوا اور حلب اپنا پایۂ تخت بنایا۔ اس نے دمشق پر بھی اپنا تسلط قائم کیا اور بعد کو جوسلین ثانی (Joscelin II) کو ۱۱۵۰ء میں شکست دیکر اسیر کیا پھر ۱۱۶۴ء میں بوہیمونڈ ثالث فرمانروائے انطاکیہ کو اور ریمونڈ ثالث حاکم طرابلس کو جنگ میں گرفتار کیا۔ چونکہ عسقلان پر ۱۱۵۳ء میں فرنگیوں کا تسلط ہو چکا تھا اس لئے زنگی صلیبیوں کو فلسطین سے خارج نہ کر سکا۔

۱۱ اس اثنا میں سلطان صلاح الدین ابن ایوب (جو ۱۱۳۸ء میں بمقام تکریت پیدا ہوا تھا) پہلے اپنے چچا شیرکوہ اور باپ ایوب کی طرح (جو کرد نسل سے تھے) نور الدین اتابک کا سپہ سالار بن کر مصر پہنچ کر ۱۱۷۱ء میں خلیفہ بنی عباس المستضی کے نام کا خطبہ جاری کرایا۔ ۱۱۷۴ء میں نور الدین کی وفات پر مصر کا خود مختار حاکم ہو گیا۔

۱۲ یہاں سے اس نے صلیبیوں کے ساتھ لڑائی شروع کر دی۔ یکم جولائی ۱۱۸۷ء کو فرنگیوں سے بائیریاس چھین لیا اور اس کے قریب بمقام حطین تیسری یا چوتھی جولائی کو جمعہ کا دن ۲۰ ہزار فرنگی سپاہ کو شکست فاش دی، ان کے تمام سردار بشمول Guy de Lusignan بادشاہ یرشلم گرفتار کر لئے۔ صلاح الدین نے اسے بعد کو دوبارہ جنگ نہ کرنیکا وعدہ لیکر رہا کر دیا لیکن اس شخص نے وعدہ ایفا نہ کیا۔ شاتیلوں کے ریجنیلڈ کو جس نے مسلمانوں پر انتہا درجہ ظلم کیا تھا خود اپنے ہاتھ سے قتل کیا۔ ایک ہفتہ کے محاصرہ کے بعد ۲ اکتوبر ۱۱۸۷ء کو یرشلم کے فرنگیوں نے ہتھیار ڈالدیئے اور مسجد اقصیٰ میں دوبارہ اللہ اکبر کی صدا بلند ہوئی۔

۱۳ بادشاہ رچرڈ اول انگلستان اور فلپ آگسٹس بادشاہ فرانس فریڈریک بربروسہ شہنشاہ جرمنی کے ساتھ صلاح الدین سے

لڑنے کے لئے فوجیں لیکر آپہنچے۔ فریڈرک تو راستہ ہی میں کلیشیا کی دریا عبور کرتے وقت ڈوب کر مرگیا۔ فرنگی فوج بندرگاہ عکہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھی۔ اس کے لئے سمندر کا راستہ کھلا تھا اور وہ نئی قسم کی توپوں سے بھی مہیا تھی محصور مسلمانوں کے لئے مدد کا ذریعہ بند تھا۔ بالآخر عکہ صلیبیوں کے حوالہ کردیا گیا۔ لیکن رچرڈ نے پیمان شکنی کی اور دوہزار سات سو اسیرانِ جنگ کو تاوان کا انتظار نہ کرکے قتل کردیا۔ اس کے برخلاف صلاح الدین نے اپنے بھائی العادل اور بطریق کی سفارش پر کئی ہزار قلاش عیسائی قیدیوں کو رہا کردیا۔ ۲ نومبر ۱۱۹۲ء کو صلیبیوں نے صلاح الدین کے ساتھ صلح کی۔ رچرڈ اور دیگر عیسائی سردار اپنے اپنے ملکوں کو واپس ہوئے صرف ساحل شام پر فرنگیوں کا قبضہ باقی رہا۔ صلاح الدین اوائل مارچ ۱۱۹۳ء میں بمقام دمشق چند روزہ علالت کے بعد فوت ہوا اور مسجد اموی کے قریب دفن ہوا

۱۴؎ الصالح نجم الدین ایوب (۱۲۴۰ء ۱۲۴۹ء) بستر مرگ پر تھا جبکہ لوئی نہم بادشاہ فرانس چھٹی صلیبی جنگ کا جھنڈا لیکر افریقہ آیا۔ دمیاط پر قبضہ کرنے کے بعد قاہرہ کی طرف بڑھا لیکن دریائے نیل کو طغیانی ہوئی اور اس کی تمام فوج اپریل ۱۲۵۰ء میں تباہ ہوگئی وہ خود معہ درباریوں کے گرفتار کرلیا گیا۔

۱۵؎ مصر کا چوتھا مملوک سلطان الملک الظاہر رکن الدین بیبرس (۱۲۶۱ء ۱۲۷۷ء) تھا اس نے اپنے پیشرو قطز کے سپہ سالار کی حیثیت سے عین جالوت پر ہلاکو خاں کے نمایندے کتبوغا کو ۳ ستمبر ۱۲۶۰ء کو بڑی بھاری شکست دی جس میں خود کتبوغا مارا گیا۔ ہلاکو خاں نے ۱۲۵۸ء میں بغداد کو تباہ و تاراج کرکے مشرق میں عرب تہذیب و تمدن کا خاتمہ کردیا تھا۔ اگر بیبرس اور بعد سیف الدین قلاؤن ان کی سرکوبی نہ کرتے تو منگول غارتگر شام و مصر کو بھی کھنڈر بنادیتے۔

بیبرس نے ۱۲۶۳ء سے ۱۲۷۱ء تک ماباقی صلیبی افواج شام پر مسلسل حملے کئے۔ پہلے الکرک پر قبضہ کیا۔ ۱۲۶۵ء میں قیصریہ لیا پھر ارسوف۔ ۲۳ جولائی ۱۲۶۶ء کو ٹمپلار قابضوں نے صفد کا تخلیہ کیا۔ اس کی ان فتوحات کا ذکر اب بھی صفد کی دیواروں اور دریائے جارڈن کے پل پر مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ بیبرس نے قطز کو قتل کرکے مصر کی سلطنت حاصل کی تاہم علاوہ ان اسلامی خدمات کے اس نے قاہرہ اور دمشق میں بڑے رفاہی کام بھی کئے مصری شاعر عتبہ نے اس کو ہارون الرشید اور صلاح الدین کے درجہ تک پہنچادیا۔

۱۶؎ الملک المنصور سیف الدین قلاؤن (۱۲۷۹ء ۱۲۹۰ء) نے ہلاکو کے بیٹے اباقا ایلخان فارس کو جس نے صلیبیوں اور

دیگر عیسائیوں کے ساتھ سازش کر کے اسلامی حکومتوں کو مٹانے کی کوشش کی۔ سنہ ۱۲۸۰ء میں بمقام حمص سخت ہزیمت دی۔ اگرچہ اس کے بعد منگول ایلخان نے اور ایک مرتبہ شام پر یورش کی لیکن قلاؤن کے چھوٹے بیٹے الناصر محمد نے اس کو روک دیا۔ اس عرصہ میں ایلخان غازان محمود مسلمان ہو گیا اور اسلام کو ایران کا سرکاری مذہب قرار دیا۔ قلاؤن نے سنہ ۱۲۸۵ء میں طرطوس کے قریب سمندر کے کنارے ۲۵ مئی کو المرقب سینٹ جان کے سرداروں سے چھین لیا۔ اپریل سنہ ۱۲۸۹ء میں طرابلس شام اور پھر بتردن فتح کر لیا۔ قلاؤن کے جنگی کارنامے بھی مفتوح شہروں اور قلعوں کی دیواروں پر منقوش ہیں۔

۱۷ بڑے شہروں میں اب صرف عکہ صلیبیوں کے قبضہ میں باقی رہ گیا تھا کہ قلاؤن مر گیا۔ اس کے بیٹے الملک الاشرف خلیل (سنہ ۱۲۹۰ء۔ سنہ ۱۲۹۳ء) نے عکہ کو بھی صلیبیوں سے مئی سنہ ۱۲۹۱ء میں چھین لیا۔ ٹائر کا ۱۸ مئی کو تخلیہ کرایا گیا۔ سیڈون کا ۱۴ جولائی کو اور بیروت کا ۲۱ جولائی کو۔ انطارطوس پر ۳ اگست کو قبضہ ہو گیا۔ اس کے بعد اس کے چھوٹے بھائی الملک الناصر محمد نے شمالی شام کے ساحل کے قریب جزیرہ ارواد پر صلیبیوں نے جو تسلط بچا رکھا تھا سنہ ۱۳۰۲ء میں اسکو بھی نیست و نابود کر دیا۔

۱۸ عثمان اول اوغوز ترکی قبیلہ سے تھا اس کے باپ کا نام ارطغرل تھا۔ عثمان سنہ ۱۲۵۸ء میں بمقام سوگوت (Sugut) پیدا ہوا اور سنہ ۱۲۹۹ء میں اناطولیہ کی چھوٹی ریاست کا فرمانروا بن کر عثمانی خاندان سلاطین ترک کا سلسلہ قائم کیا مقامی رئیسوں کو مطیع بنانے کے بعد اس نے بائزنطیم کی عیسائی سلطنت پر بتدریج قبضہ کرنا شروع کیا۔

۱۹ سنہ ۱۳۶۴ء میں سلطان مراد اول کے سپہ سالار (لالہ شاہین) نے ترکی فوج کی دو چند سپاہ کو جس میں لوئی اول بادشاہ ہنگری و پولینڈ اور شہزادگان بوزنیہ سرویہ و والشیہ شریک تھے قریب ایڈریا نوپل (ترکی ادرنہ) دریائے مرٹسہ (Martiza.) کے کنارے شکست فاش دی۔ یہ مقام اب بھی ترکی میں سرف سندوغی (شکست سرب) کہلاتا ہے اس کے بعد بادشاہ بلغاریہ نے سلطان کو اپنی لڑکی بیاہ میں دیکر اطاعت قبول کر لی۔

عیسائی فوج نے سنہ ۱۳۸۸ء میں ترکی فوج مقیم بوزنیہ پر اچانک حملہ کیا۔ علی پاشا سپہ سالار سلطان مراد نے دربند کے درہ سے بلقان کے پہاڑوں سے گزر کر ٹرنوو (Tirnova.) لے لیا اور بلغاریہ کے بادشاہ کو جو نکوپلس (Nicapolis) میں قلعہ بند تھا اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا اس طرح بلغاریہ ترکوں کے قبضہ تصرف میں آ گیا۔

اس کے بعد سنہ ۱۳۸۹ء میں سلطان مراد اول نے بمقام کوسووا (Kossovo.) شنٹزا (Shinitza.) ندی کے

کنارے سرب مجار اور پول سپاہ کو بری طرح شکست دی۔ اس فتح کا سہرا شہزادہ بایزید یلدرم کے سر باندھا جاتا ہے جس نے دشمن پر برق آسا حملے کئے۔ اس جنگ میں سلطان مراد خود شہید ہوا۔ ابھی لڑائی ختم نہیں ہوئی تھی کہ میلوش کوولیووچ (Milosh Kovilovich.) نامی ایک سرب نے سلطان سے تخلیہ میں معروضہ کرنے کے بہانہ سے اس کے قریب پہنچ کر اس کے سینہ میں خنجر بھونک دیا۔ مراد نے جنگ سے پہلے رات کو بعد نماز اللہ تعالیٰ سے اپنی شہادت کی دعا مانگی تھی اور وہ اس طرح قبول ہوگئی۔ سزا میں قاتل کے ٹکڑے کردیئے گئے اور لازارس بادشاہ سرویہ مارڈالا گیا۔ ترکی سپاہ نے بایزید کو سلطان منتخب کیا اس نے لازارس کے بیٹے اسٹیون کو سرویہ کا بادشاہ اس شرط پر مقرر کیا کہ وہ خراج ادا کرے اور اپنی بہن ڈسپائنہ (Dispina) کو نکاح میں دے اس طرح سرویہ ترکوں کا ممد و معاون بن گیا۔

۱۳۹۲ء میں سیجسمنڈ (Sigismind.) بادشاہ ہنگری نے پاپائے روم کے توسط سے فرانس اور جرمنی کے بادشاہوں سے مدد لیکر ترکوں کے خلاف ایک بڑی فوج تیار کی لیکن بایزید نے بالآخر ویدین لوفی اور رسووا (Orsova.) کو فتح کرکے اس یوروپی لشکر کو بمقام نکوپولس سخت ہزیمت دی۔ (۱۳۹۶ء) اس جنگ میں سرویہ کا بادشاہ اپنے وعدہ کے بموجب ترکوں کا حلیف تھا۔

سلطان مراد دوم نے ہنیادی سے زیجیدین (Szegidin.) پر صلح کرکے تخت شاہی سے کنارہ کشی کی اور مگنیشیہ میں سکونت اختیار کی۔ موقع پاکر ہنیادی نے بادشاہ ہنگری اور کارڈنل جولین کے ساتھ ملکر خلاف وعدہ ترکوں سے جنگ چھیڑ دی۔ مراد یہ سنکر گوشہ تنہائی سے نکلا اور چالیس ہزار مین جری سپاہ لیکر وارنا (Varna) پہنچا۔ ترک لڑائی ہار رہے تھے کہ کراجا (Karaja.) اناطولیہ کے بگلر بگ (بے لر بے) نے مراد کے گھوڑے کی باگ میدانِ جنگ کی طرف پھیری۔ لڑائی بالآخر جیت لی گئی اور بادشاہ ہنگری اور کارڈ جولین قتل ہوگئے۔ سرویہ اور بوزنیہ ترکوں کے راست قبضہ میں آگئے۔ مراد پھر مگنیشیہ واپس ہوا لیکن چونکہ اس کا لڑکا محمد ثانی ابھی کم سن تھا اس لئے پھر زمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لیکر ہنیادی کو اور ایک مرتبہ بمقام کوسووا شکست فاش دی۔

ترکی مورخین خصوصاً حاجی خلیفہ کے بیان کے بموجب عروج بر بروسہ اور اس کا بھائی خیرالدین سلطان محمد ثانی

فاتح قسطنطنیہ کے ایک سپاہی یعقوب کے بیٹے تھے جنکو اس نے جزیرہ لسبوس (Lesbos.) میں چھوڑا تھا ہسپانی مسلمان اور عرب فرڈیننڈ اور آزابیلا کے تعصب اور مظالم سے تنگ آ کر اسپین چھوڑنے اور قزاقی کا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور ہوئے یہ دونوں بھائی بھی ان کے کارنامے سن کر قزاق بن گئے۔ حفصی سلطانِ تونس نے عروج کے جہازوں کو اپنے بندرگاہ میں پناہ دی جبکہ وہ پاپائے روم اور دیگر عیسائی جہازوں پر چھاپا مارنا شروع کیا۔ چونکہ اس کے بال سرخ تھے اس لئے اطالوی ملاحوں نے اس کا لقب بربروسہ رکھا۔

عروج نے پہلے جزیرہ جربا کو اپنی قیام گاہ بنائی۔ یہاں سے وہ بوجے آر (Bujeya.) پر حملہ آور ہوا تاکہ وہاں کے مسلمان بادشاہ کو جو اسپین کے ظلم سے مجبور ہو کر ملک بدر ہو گیا تھا اس کا کھویا ہوا ملک واپس دلائے۔

عروج ماہ اگست ۱۵۱۲ء میں بوجے آ پہنچا تاکہ ہسپانی فوج سے جو (Don Pedro Noraris.) کے زیر فرمان قلعہ بند تھی جنگ کرے۔ فصیل میں رخنہ ڈال دیا گیا لیکن ایک توپ کے گولے نے بربروسہ کا بایاں ہاتھ اڑا گیا اور علاج کے لئے وہ تونس لایا گیا۔ ۱۵۱۳ء میں عروج اور خیرالدین دونوں نے بوجے کے قلعوں پر دوبارہ حملہ کیا لیکن یہ حملہ بھی ناکام رہا۔ عروج نے اب جیجل (Jejil.) کی پہاڑی بندرگاہ کو اپنا مسکن بنایا لیکن موقعہ کا منتظر تھا۔

۱۵۱۶ء میں فرڈیننڈ مر گیا اور الجیریا کے عربوں نے اسپین کا خراج بند کر دیا اور سلطان سلیم سے مدد مانگی۔ اس نے عروج بربروسہ کو اس مہم کے لئے مقرر کیا۔ وہ چھ ہزار فوج اور ۱۶ جہازوں کے ساتھ روانہ ہوا۔ پہلے شرشیل (Shershil.) کو ایک ترکی قزاق (قرا حسن) سے چھینا اور فوراً الجیرز جا پہنچا۔ یہاں شیخ سلیم اور شہر کے باشندوں نے اس کی خاطر تواضع کی۔ اس اثنا میں کارڈنل زیمینز (Ximenes) مسلمانوں کے مشہور دشمن نے اس کے خلاف ایک بھاری جنگی بیڑہ روانہ کیا۔ لیکن عروج نے اس کو برباد کر دیا۔ بعد ازاں عروج نے تینس (Tinnis) اور تلمسان (Tilimsan.) پر بھی قبضہ کر لیا۔ چارلس پنجم شہنشاہ اسپین نے اس سے لڑنے کے لئے ایک دوسرا بھاری بیڑا تلمسان بھیجا۔ عروج کے پاس اس وقت صرف پندرہ سو آدمی تھے۔ اس نے الجیرز کی طرف مراجعت کی۔ راستہ میں ندی حائل ہوئی۔ عروج اپنے ہمراہیوں کی مدد میں شیر نیستاں کی طرح لڑتا ہوا شہید ہوا۔

خیرالدین بربروسہ الجیرز کا حکمراں بننے کے بعد سلطان سلیم کے پاس سفیر بھیجکر اپنے آپ کو سلطان کے اطاعت گذاروں میں شامل کرایا۔ سلیم نے حال ہی میں مصر فتح کیا تھا۔ اس کو الجیریا کی اطاعت بہت پسند آئی اور اس نے

خیرالدین کو وہاں کا گورنر جنرل مقرر کیا۔ ساتھ ہی دو ہزار ینی چری سپاہ سے سرفراز کیا۔ خیرالدین نے ہسپانی امیرالبحر Don Hugo de Moncada کے جنگی بیڑے کو الجیریا کے ساحل پر ۱۵۱۹ء میں شکست فاش دی۔ پھر Penon de Alger پر قبضہ کر لیا اور قلعہ کی مدد کے لئے جو جہاز بعد کو جنگی سامان سے لدے ہوئے آئے تھے پکڑ لئے۔ اس کے علاوہ اس نے ستر ہزار ہسپانی مسلمانوں کو بحری قید سے چھڑا کر الجیریا میں آباد کیا جس سے شہر کو بڑی ترقی اور رونق ہوئی۔

سلطان سلیمان نے خیرالدین کی فتوحات سے متاثر ہو کر اس کو قسطنطنیہ آنے کی دعوت دی وہ اگست ۱۵۳۳ء میں وہاں پہنچا۔ سلطان نے بوڑھے امیرالبحر کی بڑی عزت کی اور اس کو ترکی بحریہ کا سب سے بڑا سردار مقرر کیا۔ خیرالدین نے آبنائے مسینا (جنوب اطالیہ) میں ریگیو (Reggio) کے شہر پر گولہ باری کی۔ پھر سیٹرارو (Cetraro) کا قلعہ تسخیر کر کے فونڈی (Fondi) کو تباہ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے تونس کو فتح کر کے ترکی سلطنت میں شامل کرا دیا۔ اگرچہ چارلس پنجم کے امیرالبحر انڈریا ڈوریا (Andrea Doria) نے اس کو دوبارہ حفصی سلطان کی نام نہاد حکومت میں (۲۱ جولائی ۱۵۳۵ء کو) داخل کر دیا۔ ۱۵۴۰ء میں جبکہ تونس کے سلمان اپنے بادشاہ حسن سے جو ہسپانی مدد لیکر حکمراں بنا تھا بغاوت کر رہے تھے چارلس پنجم نے تونس پر براہ راست ہسپانی تسلط قائم کر لیا۔ خیرالدین نے اس اثنا میں جزیرہ مینورکا (Minorca) پر چھاپہ مارا اور پورٹ ماہن میں گھس کر چھ ہزار قیدی اور بیش بہا سامان جنگ و دولت کے ساتھ الجیریا واپس ہوا خیرالدین کی استنبول میں اس فتح سے بڑی عزت ہوئی۔ اس کو سلطان کی طرف سے کپتان پاشا کا لقب عطا ہوا۔ مئی ۱۵۳۷ء میں وہ ۱۳۵ جہاز کے ساتھ اپولیہ کے ساحل پر پہنچا اور اس کو تباہ و برباد کر دیا پھر اس نے لطفی پاشا کے ساتھ جزیرہ کورفو (Corfu) پر چڑھائی کی۔ اس کے بعد پریوزہ پر ڈوریو کو شکست دی جس کا ذکر آگے چل کر کیا جائے گا۔ پھر اس نے خلیج کٹارو میں داخل ہو کر کاسٹل نوو (Castelnuovo) کا محاصرہ کیا اور اس کی ہسپانی فوج کو تہ تیغ کر کے قلعہ و شہر لے لیا۔

فرانسس اول بادشاہ فرانس رقیب چارلس پنجم نے ۱۵۴۳ء میں سلطان سلیمان سے درخواست کی کہ خیرالدین بربروسہ کو فرانسیسی بحریہ کی ترقی کے لئے بھیجا جائے۔ خیرالدین ۱۵۰ جہازوں کے ساتھ بندرگاہ

ہمارسیلز میں داخل ہوا۔ راستہ میں اس نے ریجیو کو آگ لگا دی اور گورنر کی لڑکی پکڑ لی۔ دریائے ٹائبر کے دہانہ میں گھس کر روما کی بندرگاہ (Civita Vecchia.) کے باشندوں کو پریشان کیا اور خلیج لائیون (Lyons.) میں فرانسیسی امیر البحر سے سلامی لی۔ پھر نیس (Nice.) پر گولہ باری کی اس کو فتح کرنے کے بعد تو لون (Toulon) پہنچا اور وہاں سے ترگت کو ڈوریا کی قید سے بادائے تاوان چھڑا کر صالح رئیس اور اپنے دوسرے ماتحت سرداروں کو اسپین کے ساحل پر چھاپا مارنے کے لئے مقرر کیا۔ بالآخر فرانسیسی عیسائیوں کے سکھانے پر خیرالدین کو آنے جانے کا خرچہ دیکر قسطنطنیہ واپس کیا۔ وہ ۱۵۴۶ء میں تقریباً ۹۰ برس کی عمر کو پہنچ کر فوت ہوا۔ تاریخ وفات ۹۵۳ھ ہجری عربی سہ لفظی جملہ "مات رئیس البحر" سے نکلتی ہے۔

عرصہ دراز تک جب کبھی کوئی ترکی بیڑا شاخ زریں سے نکلتا تو بشکتاش کے پاس خیرالدین کے مزار پہ فاتحہ پڑھتا اور سلامی دیتا۔ بلاشک وشبہ خیرالدین قرون وسطیٰ کا سب سے بڑا امیر البحر تھا۔ اس وقت کا کوئی شخص خواہ مسلمان ہو یا عیسائی اس کے پایہ کو پہنچ نہ سکا۔

ترگت (ترکی ترغود۔ انگریزی .Dragut) کا مقام پیدائش کرامانی ساحل مقابل جزیرہ رہوڈز (Rhodes) تھا۔ اس کے والدین زراعت پیشہ مسلمان تھے۔ بچپن ہی سے وہ ترکی بحریہ میں نوکر ہو گیا اور بہت اچھا ناخدا اور بہترین گولہ انداز ثابت ہوا۔ آخرکار اس نے ایک جہاز خرید کر اس زمانہ کے دوسرے اقوام کے قزاقوں کی طرح میڈیٹرینین میں تجارتی جہازوں کو لوٹنا شروع کیا۔ خیرالدین بربروسہ سے اس کی ملاقات الجیرز میں ہوئی اور اس کے کاموں سے متاثر ہو کر اس کو ۱۲ جہازوں کا سردار مقرر کیا۔ اب وہ نیپلز اور صقلیہ کے ساحلوں کے قریب وینس کے تجارتی جہازوں پر چھاپا مارنا شروع کیا۔

۱۵۴۰ء میں انڈریا ڈوریا عیسائی امیر البحر کے بھتیجے نے اس کو سارڈینیہ کے ساحل پر گرفتار کر لیا جبکہ وہ بحالت لاعلمی مال غنیمت تقسیم کر رہا تھا لیکن خیرالدین نے اس کو تین سال کی قید کے بعد تین ہزار کراؤن تاوان دیکر ۱۵۴۳ء میں قید سے چھڑا لیا۔ اس کے بعد وہ غیظ وغضب کے ساتھ عیسائی جہازوں پر حملہ کرنے لگا ایک مرتبہ مالٹا کے ایک جہاز کو جو ٹریپولی کے قلعہ کی مرمت کے لئے جبکہ وہ ابھی عیسائی جنگجویوں کے قبضہ میں تھا۔ ستر ہزار ڈیوکٹ کی کثیر رقم لے جا رہا تھا پکڑ لیا اور روپیہ چھین لیا۔ ان دنوں اس کی سکونت کا مقام

جزیرہ جربا تھا جہاں قدیم یونانی افسانہ کے بموجب ایک زمانہ میں لوٹس ایٹرز رہتے تھے۔ ۱۵۵۰ء میں اس جزیرہ پر اسپین وغیرہ کے بحریہ کا اچانک تسلط ہوگیا جبکہ ترگت باہر گیا ہوا تھا۔ جب وہ واپس ہوا آیا تو بڑی پھرتی سے دشمن کے جہازوں سے بچ کر نکل گیا۔

ایک سال بعد ترگت عثمانی بحریہ میں سنان پاشا کے تحت ملازم ہوگیا۔ پھر جزیرہ مالٹا کی فتح کی ناکام کوشش کے بعد ٹریپولی کا محاصرہ کرکے اس کو سنٹ جان کے لڑاکوں سے چھین لیا۔ مئی ۱۵۶۰ء میں اس نے پیالی پاشا، علی الاوجی (Ochiali) کے ہمراہ جربا پر برق آسا حملہ کرکے عیسائی بیڑے کو شکست فاش دی۔ اور اس کے ۵۶ جہاز پکڑ لئے۔ یہ خبر سن کر انڈریا ڈوریا رنج کے مارے بحری پیشہ سے کنارہ کش ہوا اور کچھ دنوں بعد مر گیا۔

سلطان سلیمان نے جب ۱۵۲۲ء میں رہوڈز سے سنٹ جان کے لڑاکوں کو نکال دیا تو فیاضی سے ان کی جان بخشی کی لیکن وہ جزیرہ مالٹا کو قزاقی کا اڈا بناتے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے لگے۔ سلیمان نے انکی سرکوبی کے لئے امیر البحر مصطفیٰ کی سرکردگی میں ایک بحری فوج بھیجی۔ اگر وہ براہ راست مالٹا کے مرکزی مقام پر حملہ کرتا تو مئی ۱۵۶۵ء میں پورا جزیرہ فتح ہوجاتا لیکن اس نے سنٹ المو کے قلعہ پر فوج کشی کی۔ اس وقت تک ترگت وہاں پہنچ نہ سکا۔ جب پہنچا تو جنگ چھڑ گئی تھی نقشہ کارزار بدلنا ناممکن ہوگیا۔ لڑائی میں ترگت بری طرح مجروح ہوا لیکن قلعہ کی فتح کی خوش خبری سن کر مر گیا۔ مالٹا کے دوسرے قلعے (سنٹ انجیلو اور سنٹ مائکل) عیسائیوں ہی کے قبضہ میں رہے۔

پیالی پاشا کروشیہ کا باشندہ تھا۔ کم عمری میں ترکوں کے ہاتھ گرفتار ہوا اور پھر قزاق بن گیا اور ترگت کے ساتھ ہر سال اپولیہ (Apulia) اور کلابریہ (Calabria) کے سواحل پر حملے کیا کرتا تھا۔ جربا کے سقوط میں بھی شریک تھا اور نمایاں کام کئے۔ مالٹا کی جنگ میں بھی اس نے بہادری دکھائی۔ اس کے ساتھیوں میں علی الاوجی ترگت کا جانشین ایک نہایت بہادر بحری سردار تھا۔ ۱۵۶۸ء میں بربروسہ کے بیٹے حسن کی جگہ الجیریا کا بے لربے مقرر ہوا۔ اس کے بعد سب سے پہلا کام جو اس نے کیا وہ تونس کی فتح تھی (باستثناء گولیٹا (Goletta) جو سلطان سلیم ثانی کے عہد میں انجام پائی۔ جولائی ۱۵۷۰ء میں صقلیہ کے جنوبی ساحل کے پاس

مالٹا کے لڑاکوؤں کے کل پانچ جہازوں میں سے چار کو گھیر لیا اور ان میں سے تین کو گرفتار کر لیا جس میں سے ایک نشان کا جہاز تھا اس جنگ میں ساٹھ ٹائٹس بھی مارے گئے۔

اس کے کچھ دنوں بعد پیالی پاشا نے ایک بڑی فوج لالہ مصطفےٰ کے ساتھ جزیرہ قبرس (Cyprus) کے پایہ تخت نکوسیہ کے محاصرہ کے لئے جہازوں کے ذریعہ منتقل کی۔ جب یہ جزیرہ وینس کی جمہوریہ کے قبضہ میں تھا لیکن قزاقی کا مرکز تھا۔ پوپ پیئس (Pius V) پنجم نے جزیرہ کے بچانے کے لئے دُوَل یورپ سے مدد مانگی۔ اسپین نے ایک بھاری بیڑا روانہ کیا۔ پوپ اور اطالیہ کے شہزادوں نے بھی ہر طرح سے اعانت کی۔ ان کے کل جہازوں کی تعداد ۲۰۶ تھی اور سپاہیوں ملاحوں وغیرہ کی تعداد ۴۸ ہزار۔ پیالی پاشا نے بڑی بہادری دکھائی اور ۲۴ اگست ۱۵۷۱ء کو فاماگسٹا پر ترکوں کا قبضہ ہو گیا اور اس کے بعد پورا جزیرہ ان کو مل گیا۔

اس فتح کے تھوڑے ہی دن بعد (۷ اکتوبر ۱۵۷۱ء کو) ترک لپانٹو کی بحری لڑائی لڑنے پر مجبور ہوئے۔ ان کا بحریہ علی پاشا کے تحت بڑی بہادری سے لڑا۔ لیکن ان کے پاس لوہے کا سامان کم تھا۔ چارلس پنجم کے بیٹے ڈان جان آف آسٹریا (جس کی ماں ایک مشہور گائن تھی) کو اس لڑائی میں ترکوں پر فتح ہوئی۔ علی پاشا مارا گیا اسپین کا مشہور افسانہ نویس سروینٹیس بھی اس میں عیسائیوں کی طرف سے شریک تھا اور خفیف سا زخمی ہوا۔ ڈان جان نے ۱۵۷۳ء میں تونس پر بھی قبضہ کر لیا۔ لیکن علی الالوجی نے دو سال بعد اس کو مع قلعہ گولٹیا کے پھر ترکوں کے لئے فتح کیا۔ اس کے بعد وہ مغرب سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوا۔ بحر اسود میں روسیوں کے خلاف لڑتا رہا اور بالآخر ۱۵۸۰ء میں ۷۲ برس کے سن میں فوت ہوا۔

اس کے بعد بھی ترکوں کی بحری قوت بہت کم نہیں ہوئی چنانچہ صالح رئیس نے فاس اور بوجے آ کو فتح کر لیا۔ ۱۵۳۸ء کے موسم گرما میں خیر الدین یونانی اور اطالوی سواحل کے جزیروں کو وینس کی حکومت سے چھین کر ترکی ۵۲۱ سلطنت میں شامل کر رہا تھا۔ اس کے نشان کے جہاز کے ساتھ ترگت، مراد رئیس، سنان، صالح رئیس اور مصر کے ۳۰ جہاز تھے۔ اس طرح کل سوا سو جہاز اس کے زیر فرمان تھے۔ ان سے لڑنے کے لئے وینس کے ڈوج، پاپائے روم اور شہنشاہ چارلس پنجم نے تقریباً دو سو جنگی جہازوں کا ایک مشترک بیڑا (۶۰ ہزار سپاہ اور ۲۵۰۰ توپوں کے ساتھ) انڈریا ڈوریا کی سرکردگی میں بحیرہ اڈریاٹک میں روانہ کیا۔ خیر الدین کے جہاز اس وقت ترکی قلعہ پریویزہ

(اکسیتیم کے مشہور راس کے محاذی جہاں قدیم روما کے سپہ سالار انٹونی کو آگسٹس سیزر او کٹیوین نے شکست فاش دی تھی) کے پاس تھے۔ اس کو دشمن کی قوت کا صحیح اندازہ نہ تھا۔ جب معلوم ہوا کہ عیسائی بیڑا جزیرہ کورفو کی طرف جارہا ہے تو وہ سرعت کے ساتھ پرویزہ کی خلیج میں داخل ہوگیا۔ ۲۵ ستمبر کو ڈوریا کے جہاز بھی خلیج کے منہ پر پہنچ گئے۔ اگرچہ ڈوریا کے جہازوں کی تعداد خیرالدین سے بہت بڑی تھی لیکن ڈوریا نے اس پر حملہ کرنا مصلحت نہ سمجھا اور ۲۷ کی رات کو وہاں سے واپس لوٹا اب ترکی بیڑے کو موقع ملا۔ ترگت ستان وغیرہ نے بے دھڑک ڈوریا کے بیڑے کا تعاقب کیا۔ ۲۸ کو تیس میل جنوب میں سینٹا مورا کے پاس عیسائی جہاز لنگرانداز دکھائی دیئے۔ ترگت اور صالح پاشا نے فوراً ان پر حملہ کردیا۔ ڈوریا بغیر لڑے اپنے تمام جہازوں کے ساتھ جنوب کی طرف فرار ہوا۔ خیرالدین نے اس کا تعاقب کیا۔ اگرچہ دشمن کے صرف سات جہاز گرفتار کئے گئے سمندر پر اسی کی فتح مانی گئی۔ یہ سن کر عیسائی یورپ میں ماتم بپا ہوا۔ سلطان سلیمان نے شہر نیپولی میں خوشی سے روشنی کرائی۔ اس کے بعد بحیرہ میڈیٹیرین پر عرصہ دراز تک ترکوں ہی کا تسلط قائم رہا۔

ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت

جلد اول

تالیف حضرت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی صدر شعبۂ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن

شائع ہوگئی

کتاب کی اہمیت وعظمت کے لئے صرف مولفِ کتاب کا نام نامی زبردست ضمانت ہے

اس کتاب میں مولانا نے اپنے مخصوص اندازِ تحریر میں یہ واضح کیا ہے کہ ہندوستان میں قطب الدین ایبک کے زمانہ سے لیکر آج تک تاریخ کے مختلف دوروں میں مسلمانوں کا نظام تعلیم کیا رہا ہے۔ تحقیق وتفصیل کتاب کی جان ہے۔ جگہ بہ جگہ نہایت اہم، مفید اور معرکۃ الآرا مباحث آگئے ہیں، اپنے موضوع میں بالکل جدید کتاب ہے۔ اندازِ بیان ایسا دلکش ہے کہ شروع کرنے کے بعد کتاب چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تصوف کی چاشنی نے کتاب کی دلچسپی میں اور بھی اضافہ کردیا ہے یہ کتاب دو جلدوں میں شائع ہورہی ہے صفحات جلد اول ۴۰۰ بڑی تقطیع قیمت چار روپے مجلد صہ

منیجر ندوۃ المصنفین قرول باغ دہلی